زیدیہ؛ایک مختصر تعارف

Zaydia; A brief Introduction

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Amjad Khan (Amjad Abbas Mufti);
Research Scholar MIU, Qum.
E-mail: amjadabbask@gmail.com
Abidah Bibi; Research Fellow at MIU, Qum.
E-mail: abidajaffri512@gmail.com

Abstract:
Zaydia is an ancient and well-known Shia sect whose followers still exist in various places, including Yemen. It is theologically closer to *Mu'tazilah*. The Zaydias, like the rest of the Shia sects, recognize Imam Ali (a.s.) as their leader after the Holy Prophet (s.a.w.), then consider the Imamate dependent on Banu Fatimah (a.s.). This religion is also counted among the groups that have not been properly introduced. Like the Zaydia Jamoor Shia Masalik, Imam Ali (a.s.) is considered to be the best after the Holy Prophet (s.a.w.).
In the same way, including himself, Imam Hasan and Imam Hussain (AS) also know the Imamate, later on, they are convinced of the Imamate among the descendants of these two Imams. Zaydia, Imam Ali (a.s.) and Hussaini are considered innocent. This school of thought is called Zaydiya after Hazrat Zayd (122 AH), son of Imam Ali Zainul Abideen (AS), brother of Imam Muhammad Baqir (AS).

Key Words:Zaydia, Schools & Sects, Muslim Sects, Shia, Zayd.

خلاصہ

زیدیہ ایک قدیم اور معروف شیعہ مسلک ہے جس کے پیروکار ابھی بھی یمن سمیت مختلف جگہوں پر موجود ہیں۔ یہ اعتقادی لحاظ سے معتزلہ کے زیادہ قریب ہے۔ زیدیہ، باقی شیعہ فرقوں کی طرح، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امام علیؑ کو اپنا پیشوا تسلیم کرتے ہیں، پھر بنو فاطمہؑ میں امامت کو منحصر جانتے ہیں۔ اس مسلک کا شمار بھی اُن گروہوں میں ہوتا ہے جن کا مناسب انداز میں تعارف نہیں کروایا گیا۔ زیدیہ جمہور شیعہ مسالک کی طرح، امام علیؑ کو بعد از نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل جانتے ہیں، اسی طرح آپؑ سمیت، امام حسنؑ و امام حسینؑ کی امامت کو بھی منصوص جانتے ہیں، بعد ازاں اِن دونوں ائمہ کی اولاد میں، امامت کے قائل ہیں۔ زیدیہ، امام علیؑ اور حسنین کو معصوم جانتے ہیں۔ یہ مکتبِ فکر امام علی زین العابدینؑ کے بیٹے، امام محمد باقرؑ کے بھائی حضرت زیدؑ (122ھ) کی طرف نسبت سے زیدیہ کہلاتا ہے۔

کلیدی کلمات: زیدیہ، ملل و نحل، مسلم فرقے، شیعہ، زید بن علی ابن الحسین۔

زیدی، فقہی مسلک یا تحریک

اس مسلک کو "زیدی/زیدیہ" تو حضرت زیدؑ کی نسبت سے کہا جاتا ہے؛ تاہم معاصر زیدی علما کا کہنا ہے کہ زیدی مسلک کا حضرت زیدؑ سے اُس طرح تعلق نہیں ہے جیسے باقی مسالک کا اپنے بانیوں سے ہے، بلکہ حضرت زیدؑ کی طرف اُن کی نسبت اُن سے وابستگی اور اُن کی ظالم حکمرانوں کے خلاف تحریک کی حمایت اور اُن کے بنیادی افکار کی تائید کی ہے۔ معاصر زیدی سکالر، سید علی بن عبد الکریم الفضیل، شرف الدین، اس لفظ (زیدی) کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

> يطلق هذا الاسم فى عرف الزيدية على ائمة اهل البيت النبوى الشريف و من تابعهم فى العدل والتوحيد ، والقول بامامة زيد بن على بن الحسين بن على بن ابى طالب رضوان الله عليهم ، و وجوب الخروج – الثورة- على الظلمة، و استحقاق الامامة بالفضل والطلب لا بالوراثة، مع القول بتفضيل الامام على كرم الله وجهه، و اولويته بالامامة، و قصرها من بعده فى البطنين الحسنى و الحسينى۔[1]

کہ زیدیوں کے ہاں اس لفظ کا اطلاق ائمہ اہلِ بیت اور توحید، عدل، امامتِ حضرت زید بن علی بن حُسین رضوان اللہ علیہم، ظالموں کے خلاف قیام کے قیام، امامت کے فضیلت اور دعوت سے مربوط ہونے، نہ

کہ وراثت سے، امام علی کرم اللہ وجہ کو سب سے افضل ماننے اور سب سے زیادہ مستحق امامت ہونے اور آپؑ کے بعد آپ کے بیٹوں امام حسنؑ اور امام حُسینؑ (اور اُن کی اولاد میں) اس منصب کے منحصر ہونے (جیسے نظریات) میں، اُن کے ہم خیالوں پر بولا جاتا ہے۔

یہی سکالر مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

و نسبة الزيدى الى الزيدية تعنى النسبة الى الفكر الزيدى و هى نسبة انتماء و اعتزا۔[2]

کہ زیدیہ کو، زیدی فکر سے مربوط ہونے کی وجہ سے "زیدی" کہا جاتا ہے۔ یہ اِس فکر سے وابستہ ہونے کی نسبت ہے۔

محترم سکالر اپنی بات کو جاری رکھتے ہیں، جس کا مفہوم کچھ یوں ہے:

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ "زیدی" حضرت زیدؑ کی طرف اُسی طرح سے مذہبی نسبت ہے (اور یہ ویسی ہی مذہبی وابستگی رکھتے ہیں) جیسے شافعی یا حنفی کی نسبت امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کی طرف ہے۔ وہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ زیدی، امام زیدؑ کی فقہ میں تقلید کرتے ہیں، بعض اوقات وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ زیدی، اصول (عقائد و نظریات) میں امام زیدؑ کے پیروکار ہیں اور وہ آپؑ کے قول سے ہٹ کر نظریہ نہیں اپناتے۔ یہ بات نادرست ہے۔ زیدیہ کی حضرت زیدؑ کی طرف نسبت، مذہبی نسبت نہیں، یہ اُن سے وابستگی اور اُن کی حمایت کی نسبت ہے۔[3]

یمن کی زیدی مذہبی، سیاسی جماعت انصار اللہ کے رہنما، سید عبد المالک حوثی کے والد سید بدر الدین حوثیؒ، زیدیوں کے بڑے علما میں شمار کیے جاتے ہیں، اُنہیں "فقیہ القرآن" کہا جاتا ہے۔ آپ کی بعض کتب، یمن میں زیدی مدارس میں پڑھائی بھی جاتی ہیں۔ آپ کی متعدد کتب اور رسائل چھپ چکے اور مختلف ویب سائٹس پر دستیاب ہیں۔ آپ ایک مقام پر "زیدیہ کون ہیں؟" کا جواب دیتے ہیں، جس کا مفہوم کچھ یوں ہے:

عُرف میں زیدی کا لفظ اُن شیعیانِ اہلِ بیتؑ پر بولا جاتا ہے جو امام زید بن علی علیہما السلام کے طریقے پر ہیں، وہی (شیعہ) امام زیدؑ کے قیام میں اُن کے ساتھی تھے۔ ہمارے علم میں نہیں ہے کہ عدلِ خدا اور توحید کے مخالف، کسی ناصبی نے حضرت زیدؑ کی بیعت کی ہو۔ تاریخ میں مذکور ہے کہ اہلِ کوفہ نے یہ تحریک برپا کی (اور شیعوں نے ہی آپؑ کی بیعت کی)۔[4]

کچھ عرصہ پہلے وفات پانے والے معروف زیدی امام، فقیہ مجد الدین بن محمد المؤیدی، اپنے رسالے "الجواب المھمۃ من مسائل الائمۃ" جو آپ کی کتاب مجمع الفوائد کے ذیل میں چھپا ہے، میں لفظِ "زیدی" کو یوں بیان کرتے ہیں:

و انما سميت الزيدية زيدية؛ لموافقتهم لامام الائمة زيد بن على عليهما السلام فى التوحيد، والعدل، والامامة، والامر بالمعروف، والنهى عن المنكر، والخروج على ائمة الجور والظلم۔[5]

کہ توحید، عدل، امامت، امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور ظالم حکمرانوں کے خلاف قیام میں امام زید بن علی علیہما السلام کی مواقفت (اور اُن کے ہم خیال ہونے کی وجہ) سے، زیدیوں کو "زیدی" کہا گیا ہے۔ مذکورہ بالا وضاحت سے ظاہر ہوتا ہے کہ لفظِ زیدی، زیدیہ مسلک اور قیامِ حضرت زیدؒ کے حامیوں پر بولا گیا ہے۔

بنیادی زیدی اصول، عقائد و نظریات

زیدیہ کی بنیادی تعلیمات، شیعی اور اعتزالی افکار و نظریات کا امتزاج ہیں۔ فقہ میں زیدی، کسی معین فقہی مکتب کے خود کو پیروکار نہیں جانتے۔ زیدی ائمہ میں عقیدے اور فقہ میں خاصے اختلافات رہے ہیں، اسی وجہ سے طولِ تاریخ میں مختلف زیدی فرقے اور زیدیت میں کئی فکری رجحانات سامنے آئے۔ تقریباً پانچ بنیادی عقائد جو زیدیوں میں مشترک رہے ہیں، اُنہیں زیدی عالم حمود بن محمد بن احمد الدولۃ (م: 1385ھ) لکھتے ہیں:

زیدی اصولِ دین میں سے ان پانچ میں امام زیدؒ کے ہم خیال (موافق) ہیں، جو یہ ہیں:

1: توحید اور اُس کے بنیادی مسائل

2: عدلِ خدا اور اُس کے بنیادی مسائل

3 اور 4: وعدہ اور وعیدِ خداوندی اور اِن کے مسائل

5: امامت، نبی کریم ﷺ کے بعد، امیر المومنین، سید الوصیین، امام علیؑ کی امامتِ بلافصل کا اثبات

جو اِن مسائل میں امام زیدؒ کا ہم خیال ہے وہ زیدی ہے۔ جو ان پانچوں یا اِن میں سے کسی ایک کو تسلیم نہیں کرتا، وہ "زیدی" نہیں ہے، یہ ہمارے علما کے درمیان متفق علیہ بات ہے۔ اِن مسائل میں امام زیدؒ کے ہم فکر کو زیدی کہا جائے گا، خواہ وہ فقہ میں آپؒ کا مخالف ہی ہو۔[6]

معاصر زیدی علمانے انہیں پانچ کو "اصولِ دین" میں شمار کیا ہے۔ اِن میں سے چار معتزلہ کے ہاں موجود ہیں جیسے توحید، عدل، وعدہ اور وعید جبکہ توحید، عدل کے ساتھ ساتھ امامت کو اثنا عشری، اہلِ تشیع اپنے اصول دین میں شمار کرتے ہیں، یوں زیدیہ اپنے بنیادی اصولوں میں معتزلہ اور اثنا عشری شیعوں کے ساتھ جزوی طور پر ہم آہنگ ہیں۔ بعض معاصر غیر زیدی محققین کا خیال ہے کہ معتزلہ کی تعلیمات کو زیدیہ نے ہی اپنی کتب میں محفوظ بنایا۔ زیدیہ اور معتزلہ کی فکری ہم آہنگی کے بارے میں مختلف نظریات موجود ہیں، کہا جاتا ہے کہ حضرت زیدؒ نے معتزلہ فرقہ کے بانی واصل بن عطا کی شاگردی اختیار کی، معاصر زیدی علما اس بات کی تردید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ معتزلہ نے ائمہ اہلِ بیتؑ سے استفادہ کیا ہے، نہ کی برعکس۔ آٹھویں صدی ہجری کے زیدی عالم علی بن محمد النجرانی کی کتاب "الجامع لقواعد دین الاسلام" کی تحقیق و تخریج پر جامعہ صنعا، یمن کے شعبہ الدراسات الاسلامیہ

2012ء میں محقق عبدالکریم محمد عبداللہ حسن الوظاف کو پی ایچ ڈی کی ڈگری دی گئی، اِن کا یہ تھیسز، انٹرنیٹ پر پی ڈی ایف میں دستیاب ہے، محقق عبدالکریم محمد عبداللہ حسن الوظاف اپنے مقدمے میں لکھتے ہیں کہ یہ کہنا کہ حضرت زید نے معتزلہ کے امام، واصل بن عطاکے ہاں سے پڑھا اور آپؑ کے اصولِ دین، معتزلہ سے لیے گئے ہیں، یہ درست نہیں ہے۔ علما اہلِ بیتؑ کے بارے میں روایات موجود ہیں کہ وہ عقائد کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے اور واصل بن عطا معتزلی کے نظریات اور علما اہلِ بیت کی روایات میں قدرے ہم آہنگی موجود ہے؛ بلکہ روایات موجود ہیں کہ مذہبِ اعتزال اپنی فکر اور عقیدے، جنہیں واصل بن عطا اور عمرو بن عبید نے بیان کیا، کے لحاظ سے حقیقت میں امام علیؑ کی طرف لوٹتا ہے؛ کیونکہ واصل نے محمد بن علی بن ابو طالب، جنہیں (محمد) ابن حنفیہؒ کہا جاتا ہے، سے علم حاصل کیا اور محمد ابن حنفیہؒ نے اپنے باپ امیر المومنین علی ابن ابو طالبؑ سے علم حاصل کیا۔[7]

آٹھویں صدی ہجری کے زیدی امام یحییٰ بن حمزہ علوی لفظِ زیدی کی وضاحت کرتے ہوئے، زیدیہ کے بنیادی معتقدات بیان کرتے ہیں کہ لقبِ زیدی کی نسبت حضرت زید شہیدؑ کی طرف ہے۔ جو بندہ دین میں، توحید میں (حضرت زیدؑ کے عقیدے پر ہو) اور حکمت و عدلِ الٰہی کا قائل ہو، وعدہ و وعید کا اعتراف کرتا ہو، امامت کو سیدہ فاطمہؑ کے خاندان میں منحصر جانتا ہو، امام علی، امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کی امامت کو منصوص جانے اور اِن کے بعد امامت کو دعوت کے ذریعے قرار دے، (یہ شخص اور) ان اصولوں کو تسلیم کرنے والا "زیدی" ہے۔ یہ زیدیہ کے بنیادی معتقدات ہیں، ان کا قائل زیدی ہے، اِن کے علاوہ دیگر اجتہادی مسائل ہیں جن میں اختلاف سے اس لقب (زیدی) میں فرق نہیں پڑتا۔ زیدیہ بہت سے اجتہادی مسائل میں حضرت زیدؑ کی مخالفت کرتے ہیں، اِس کے باوجود وہ "زیدی" ہی ہیں۔[8]

امام یحییٰ بن حمزہ علوی (م: 749ھ) نے زیدیہ کے دیگر فرقوں سے امتیازی عقائد و نظریات بھی گنوائے ہیں، جن کے سبب زیدی دیگر فرقوں سے جدا ہوتے ہیں۔ امام یحییٰ ابتدا میں اثباتِ صانع (یعنی اس کائنات کے خالق کے وجود کو ثابت کرنا) کی بات کرتے ہیں کہ اس عقیدے سے زیدی، دہریوں (ملحدوں) اور بعض دیگر گروہوں سے جدا ہوتے ہیں، پھر صانع (خالق) کو بااختیار ماننے سے وہ بعض فلسفی گروہوں، اہلِ نجوم، دو خداؤں اور بتوں کے پجاریوں سے جدا ہوتے ہیں۔ صفاتِ خدا کو عینِ ذات قرار دے کر زیدیہ، جبر کے قائل اشعریوں، نجاریوں اور دیگر مجبرہ سے علیحدہ ہو جاتے ہیں جو صفات کو قدیم مانتے ہیں۔ عدل و حکمتِ خدا کے قائل ہونے سے زیدیہ، گمراہ اشعریوں سے الگ ہو جاتے ہیں جو بُرے کاموں کی نسبت بھی اللہ کی طرف دیتے ہیں، اسی طرح قرآن مجید اور ارادہ خداوندی کے حادث ہونے کے نظریات کے اعتراف سے بھی وہ اِن فرقوں سے جدا ہو جاتے ہیں۔ وعید

اور (کبیرہ گناہوں کے مرتکب مسلمان کے) ہمیشہ جہنم میں رہنے کے نظریے سے وہ مرجئہ سے الگ ہوتے ہیں اور جب وہ تین ائمہ (امام علی، امام حسن اور امام حسین علیہم السلام) کی امامت پر نص ہونے اور اِن کے بعد دعوت اور قیام کے ذریعے سے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی اولاد میں امامت کی بات کرتے ہیں تو معتزلہ سے جدا ہو جاتے ہیں۔ جو ان نظریات کا حامل ہے وہ زیدی ہے اور جو اِن بنیادی نظریات کا قائل نہیں وہ زیدی نہیں ہے۔[9]

فقہ میں زیدی علما کی تصریحات کے مطابق، وہ کسی خاص فقہی مذہب کے پیروکار نہیں ہیں، اِس لیے اہلِ بیت علیہم السلام کے ہاں متفق علیہ فقہی مسائل (جیسے نماز ہاتھ کھول کر پڑھنا، اذان میں حی علی خیر العمل کہنا) کے علاوہ دیگر مسائل میں زیدیہ نے مختلف فقہی مکاتب سے استفادہ کیا ہے۔ اِن کے بعض فقہی مسائل احناف تو بعض اباضیہ سے ملتے ہیں۔ بعض معاصر زیدی محققین نے اپنے بنیادی فقہی مصادر گنوائے ہیں، یہاں عبدالکریم محمد عبداللہ حسن الوظاف نے اپنے پی ایچ ڈی کے محولہ بالا تھیسز کے مقدمے میں زیدی فقہی مصادر کو ترتیب وار یوں درج کیا ہے:

قرآن، سنت، اجماع، قیاس، استحسان، مصالح مرسلہ، استصحاب۔[10]

معاصر یمنی زیدیت اور ماضی کے زیدی فرقے

زیدیہ پر تاحال لکھی جانے والی کتب میں متعدد فرقے گنوائے گئے ہیں۔ زیدیوں میں وقت کے ساتھ ساتھ متعدد فکری اختلافات سامنے آئے۔ جامعہ اسکندریہ مصر کے استاذ ڈاکٹر احمد محمود صبحی نے مسلمان فرقوں کے اصولِ دین میں آراء و نظریات کے سلسلے میں متعدد جلدوں میں "فی علم الکلام" کے نام سے کتاب ترتیب دی ہے، اِس کی تیسری جلد زیدیہ سے متعلق ہے، استاذ نے اس کتاب کی تیسری فصل زیدی فرقوں کے عنوان سے قائم کی ہے، جس کا خلاصہ یوں ہے:

> زیدی شیعیت، اہل سنت اور شیعہ امامیہ کے درمیان میں ہے اور جو درمیان میں ہو وہ کسی ایک طرف جھکاؤ اختیار کر ہی جاتا ہے، زیدیت میں اسی حوالے سے مختلف فرقے سامنے آئے جن میں سے بعض کا جھکاؤ اہل سنت کی جانب تھا تو بعض کا شیعہ امامیہ کی طرف۔ ان سب فرقوں میں امام علیؑ کی فضیلت و امامت، امام حسنؑ و امام حسینؑ کی امامت اور ظالم حکمران کے خلاف قیام جیسے نظریات مشترک تھے جن کی وجہ سے یہ زیدی ہی شمار ہوئے۔ زیدیہ کے بنیادی فرقوں میں سے صالحیہ یا بتریہ جو حسن بن صالح بن حی الہمذانی (م: 168ھ) اور کثیر النواء (م: 169ھ) کے پیروکاروں پر مشتمل تھا اور سلیمانیہ جسے جریریہ بھی کہا گیا ہے، یہ سلیمان بن جریر الرقی کے پیروکاروں پر مشتمل تھا؛ اِن دونوں فرقوں کا اہلِ سنت کی طرف جھکاؤ تھا۔ اسی طرح تیسرا بڑا فرقہ جارودیہ، یہ ابو جارود، زیاد بن ابو زیاد المنذر الہمدانی (م:

160/150ھ) کے پیروکاروں پر مشتمل تھا، اس کا رجحان شیعہ امامیہ کی طرف تھا، یہ مزید تین گروہوں میں بٹ گیا۔ ڈاکٹر صبحی اِن فرقوں کی بابت نتیجہ یوں نکالتے ہیں:

غير أن هذه الفرق الثلاث لم تصمد خلال عصور التاريخ الزيدي، إذ لا نكاد نجد من بين علماء الزيدية اللاحقين منتسبا إلى فرقة من هذه الفرق، ويبدو أن لا بد من إمام حتى يستجيب لدعوته المتشيعون ولم يكن أحد مؤسسي هذه الفرق من بين الأئمة أي ما كانت درجتهم في العلم والفضل والجهاد۔

تاہم، یہ تینوں فرقے زیدی تاریخ کے ادوار میں زندہ نہیں رہے، جیسا کہ ہم بعد کے زیدی علماء کو ان میں سے کسی ایک فرقے سے وابستہ نہیں پاتے اور ایسا لگتا ہے کہ زیدی شیعوں کے ہاں زندہ امام کا ہونا ضروری ہے جس کی دعوت پر وہ لبیک کہیں، جبکہ ان فرقوں کے بانیوں میں سے کوئی بھی ائمہ میں سے نہیں تھا، یعنی علم، فضل اور جہاد میں اُن کا ایسا مقام نہ تھا۔[11]

زیدی فقیہ، سید بدر الدین الحوثی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ یمنی (زیدی) قرآن، سنت اور اہلِ بیت نبوی سے وابستہ ہیں، اس پر زیدیوں کی کتابیں گواہ ہیں کہ وہ اِن (ماضی کے زیدی فرقوں) کے سرخیلوں کی اس طرح اتباع نہیں کرتے (نیز زیدیہ کی اِن فرقوں کے سرخیلوں کے ساتھ ایسی وابستگی نہیں) جیسے اشاعرہ، اشعری کے ساتھ اور وہابی، محمد بن عبد الوہاب کے ساتھ وابستگی رکھتے ہیں۔ ہاں بعض زیدی، ابو جارود کے (زیدی فرقے) جارودیہ کے ہم خیال ہیں لیکن وہ اُس کے پیروکار نہیں ہیں، کیونکہ وہ اُسے اپنا امام نہیں مانتے۔ ائمہ تو اہل بیتؑ ہیں۔[12]

ماضی میں مختلف علاقوں میں زیدی حکومتیں قائم ہوئیں لیکن وقت کے ساتھ ختم ہو گئیں؛ تاہم یمن میں ابھی تک زیدی مسلک کے پیروکار موجود ہیں اور بھرپور سیاسی کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان کی مذہبی، سیاسی جماعت "انصار اللہ" ہے، جس کے موجودہ سربراہ سید عبد المالک الحوثی ہیں، آپ کے والد، فقیہ قرآن سید بدر الدین حوثیؒ، زیدیوں کے بڑے علما میں شمار کیے جاتے ہیں۔ یمن میں زیدی سلطنت کی مختصر سی تاریخ کچھ یوں ہے کہ عباسی سلطنت کے زیرِ اثر یہ علاقہ مختلف قبائل کی کوششوں سے یہ آزاد ہوگیا تو بعض قبائل کے سربراہوں نے 280 ہجری میں حجاز میں موجود زیدی پیشوا، یحیٰی بن حسین بن قاسم بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام (م: 298ھ) کو دعوت دی، آپؒ کو امام ہادی کہا جاتا ہے۔ آپؒ یمن میں تشریف لائے اور زیدی حکومت کی بنیاد رکھی۔ آپؒ کے جد امام قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہم (م: 246ھ) بھی زیدی ائمہ میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ یمن میں زیدی حکومت 280ھ سے 1382ھ (1962ء) تک رہی ہے۔ یمن کے زیدی اماموں کے حالات پر محمد بن محمد بن یحیٰی زیارہ نے ایک کتاب لکھی ہے، جو ڈاکٹر محمد زینہم محمد عزب کے مقدمے کے ساتھ مصر سے

شائع ہوئی ہے۔ ڈاکٹر محمد زینہم مقدمے کے شروع میں بتاتے ہیں کہ زیدی مسلک میں اساسی حیثیت زید بن علی (علیہما السلام) اور ان کے پوتے قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبائی کی ہے، جو سندھ کی طرف نکل گئے 245ھ (859ء) میں وہیں وفات پا گئے۔ اِن کا بیٹا حسن، یمن چلا گیا، یمن کے شمالی علاقے "صعدہ" میں اپنی طرف دعوت دینے والے زیدی اماموں کا تعلق، آپ کی ہی نسل سے ہے، یوں اب تک یمن میں زیدی حکومت موجود ہے۔ صعدہ میں سب سے پہلے جس نے لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی وہ یحیٰ بن حسین بن قاسم الرسی ہیں، جنھیں "ہادی" کہا گیا ہے۔ آپ کی 288ھ (900ء) میں بیعت کی گئی، یوں تیسری صدی ہجری (دسویں صدی عیسوی) میں یمن میں زیدی دعوت کا سلسلہ شروع ہوا۔[13]

یمن میں زیدی مسلک، اصول کے ساتھ فروع میں بیشتر امام ہادی یحیٰ بن حُسین علہیم السلام کا پیرو ہے، اِس مناسبت سے انہیں "ہادویہ" بھی کہا جاتا ہے۔ زیدی فقیہ، سید بدر الدین الحوثی یمنی زیدیت کے مؤسس کی بابت لکھتے ہیں کہ امام ہادی الی الحق یحیٰ بن حسین بن قاسم بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام نے یمن میں زیدیت کی بنیاد رکھی، وہاں علم پھیلا اور علما کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ فکری آزادی کے سبب اور سچی نیت سے حق کی جستجو میں (یمنی زیدیوں میں) مختلف آراء اور فرقے سامنے آئے، یہ اختلاف اس لیے نہیں پیدا ہوا کہ لوگوں نے ابی جارود، سلیمان بن جریر یا حسن بن صالح کی اقتدا کی ہو۔[14]

ماضی کی زیدیت کی طرح، معاصر یمنی زیدیت بھی فقہ میں فقہ حنفی و اباضی، عقائد میں عدل، منزلۃ بین المنزلتین، گناہانِ کبیرہ کے مرتکب کے ہمیشہ جہنم میں رہنے جیسے مسائل میں معتزلہ اور توحید و امامت اہلِ بیت جیسے مسائل میں اثناعشری تشیع کی طرف میلان رکھتی ہے۔ زیدی اور اثناعشری تشیع میں عقائد میں خاصے مشترکات موجود ہیں، جو معتزلہ کے ساتھ اِن دونوں کے مشترکات سے زیادہ ہیں۔ عملی طور پر فقہ میں اپنی الگ شناخت کے باوجود، زیدیہ کسی خاص فقہی مکتب کے خود کو پابند نہیں جانتے، اسی سبب سے زیدی ائمہ کے فقہ میں باہمی اختلافات کتب میں مذکور ہیں۔ زیدیوں کے ہاں "غیر زیدی" ائمہ اہلِ بیتؑ کا بھی احترام پایا جاتا ہے، جیسے امام محمد باقرؑ، امام جعفر صادقؑ ان کے ہاں محترم ہیں۔ امام علی رضاؑ کو بعض زیدی علما نے بھی امیر المؤمنین قرار دیا ہے۔

*****

References

1. Ali Bin Abdul Kareem Al-Fazeel, Sharaf.ul-din, *Al-Zaidiyyah Nazarya wa Tetbeek* (Oman, Jamiata Amaal Al-Mathabah al-Taawuniyyahat, 1985), 11.

علی بن عبدالکریم الفضیل، شرف الدین، *الزیدیۃ نظریۃ وتطبیق* (عمان، جمعیۃ عمال المطابع التعاونیۃ، 1985ء)، 11۔

2 .Ibid.

ایضاً۔

3. Ibid.

ایضاً۔

4. Syed Badr al-Din al-Hauthi, *Ma'jam al-Bakhu al-Sadida wa Juba al-Mufida* (Yemen, Majlis al-Zaidi al-Islami, 2016), 299.

سید بدر الدین الحوثی، *مجموع البحوث السدیدۃ والاجوبۃ المفیدۃ* (یمن، المجلس الزیدی الاسلامی، 2016)،299۔

5. Imam Majid al-Din bin Muhammad al-Mu'ayidi, *Majma al-Fawaid al-Mushtamil Ali Baghiy al-Ra'id wa Zala al-Nashid*, Vol. 2 (Saada, Maktaba Ahl al-Bayt, 2016), 312.

امام مجد الدین بن محمد المؤیدی، *مجمع الفوائد المشتمل علی بغیۃ الرائد وضالۃ الناشد*، ط2 (صعدہ، مکتبۃ اہل البیت، 2016ء)،312۔

6. Allama Hamud bin Muhammad bin Ahmad al-Dawlah, *Irshad al-Talb Ila Tehqeeq al-Mazhab (Al-Zaydi)*, Tehqeeq: Murtaza bin Zaid Mahtouri Hosni, Vol. 1 (Sanaa, Maktabat al-Badr, 2017), 36.

علامہ حمود بن محمد بن احمد الدولۃ، *ارشاد الطلب الی تحقیق المذہب (الزیدی)*، تحقیق: مرتضی بن زید محطوری حسنی، ط1 (صنعاء، مکتبۃ البدر، 2017)، 36۔

7. Abdul Kareem Muhammad Abdullah Hassan Al-Wazaf, *Al-Jaami Laqawad Deen al-Islam wa Rasta wa Tehqeeq* (Ph.D. Thesis, Jamia Sana’a, 2012), 97.

عبدالکریم محمد عبداللہ حسن الوظاف، *الجامع لقواعد دین الاسلام دراسۃ وتحقیق* (پی ایچ ڈی تھیسز، جامعہ صنعاء، 2012ء)، 97۔

8. Imam Yahya bin Hamza Alvi, *Uqad al-Aali*, Vol. 1 (Cairo, Dar al-Afaq al-Arabiya, 2002), 165.

امام یحییٰ بن حمزہ علوی، *عقد اللآلی*، ط1 (قاہرہ، دار الآفاق العربیۃ، 2002ء)،165۔

9. Ibid, 166-167.

ایضاً،166۔167۔

10. Hassan Al-Wazaf, *Al-Jaami Laqawad Deen al-Islam wa Rasta wa Tehqeeq*, 137.

حسن الوظاف،الجامع لقواعد دین الاسلام دراستہ و تحقیق، 137۔

11. Dr. Ahmad Mehmood Sobhi, *Fe'ilm Al-Kalam "3" Al-Zaidiyyah*, Vol. 3 (Beirut, Dar al-Nahzat al-Arabiya, 1991), 80 to 86.

ڈاکٹر احمد محمود صبحی،فی علم الکلام "3" الزیدیۃ، ج3 (بیروت، دار النھضۃ العربیۃ، 1991ء)، 80تا86۔

12. Allama Syed Badr al-Din al-Hauthi, *Tahrir al-Afkar*, Vol. 3 (nc., Majlis al-Zaidi al-Islami, dn.), 496.

علامہ سید بدر الدین الحوثی، تحریر الافکار، ط3 (شہر ندارد، المجلس الزیدی الاسلامی، سن ندارد) ، 496۔

13. Muhammad bin Muhammad bin Yahya Ziarat, Tarikh Al-Aima Al-Zaidiyyah fi Al-Iman Hata Al-asir Al-Hazir, Taqdam wa Arz: Dr. Muhammad Zainham Muhammad Azab (Cairo, Maktabah Al-Thaqafat al-Diniya, nd.), 5.

محمد بن محمد بن یحییٰ زیارۃ، تاریخ الائمۃ الزیدیۃ فی الیمن حتی العصر الحاضر، تقدیم و عرض: ڈاکٹر محمد زینھم محمد عزب (قاہرہ، مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ، سن ندارد) ، 5۔

14. Syed Badr al-Din al-Hauthi, *Tahrir al-Afkar*, 496.

سید بدر الدین الحوثی، تحریر الافکار، 496۔